سوال

پہلے منگنی کرنے والی سے موافقت کے بعد دوسرا رشتہ آنے والے کو قبول کرنا

جواب

لحمد للہ.

ں :

ئی شرعی عقد اور لازم نہیں، بلکہ یہ تو صرف شادی کرنے کا ایک وعدہ ہوتا ہے جو طرفین کی جانب سے ایک دوسرے سے کیا جاتا ہے.

ر ایک کو حق حاصل ہے کہ جب چاہے وہ منگنی ختم کر سکتا ہے، اور خاص کر جب یہ واضح ہو کہ طرفین میں سے کوئی ایک اخلاقی یا دینی طور پر شادی کے قابل نہیں، یا کوئی اور عذر ہو.

ن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ولی اپنی لڑکی مصلحت دیکھے تو اس کے لیے منگنی ختم کرنا مکروہ نہیں، کیونکہ یہ اس لڑکی کا حق ہے اور وہ یعنی ولی لڑکی کی جانب سے دیکھنے میں نائب ہے، اس لیے جس میں وہ مصلحت دیکھے تو قول رشتہ نا منظور کرنے میں کوئی کراہت نہیں.

ں اپنے منگیتر کو ناپسند کرے تو اس کے لیے بھی رد کرنا مکروہ نہیں؛ کیونکہ یہ پوری عمر کا عقد ہوتا ہے جس میں ہمیشہ ضرر و نقصان ہوگا، اس لیے اسے احتیاط برتنے کا حق حاصل ہے، اور وہ اپنے حصہ میں غور کرنے کا حق رکھتی ہے.

ہ دونوں بغیر کسی غرض کے نا منظور کریں اور منگنی توڑ دیں تو یہ مکروہ ہے؛ کیونکہ اس میں وعدہ خلافی ہوتی ہے، اور بات سے پھر جانا ہے، لیکن حرام نہیں؛ کیونکہ ابھی حق اس پر لازم نہیں ہوا" انتہی

ہ (110/7).

م :

ب عورت کے لیے منگنی کے دوران ہی کوئی دوسرا رشتہ آ جائے تو اس مسئلہ کی دو صورتیں ہیں :

ورت :

ا شخص پہلے شخص کی منگنی کا علم رکھتا ہو، اور اسے علم ہو کہ اس عورت کی پہلے منگنی ہو چکی ہے؛ تو اس حالت میں اس کے لیے نکاح کا پیغام دینا یا اس عورت سے شادی کرنا حلال نہیں.

عورت کے لیے حلال ہے کہ وہ اس رشتہ کو منظور کرے، اور نہ ہی اس رشتہ کو دیکھنا جائز ہے، کیونکہ شرعی نصوص مسلمان بھائی کی منگنی پر منگنی کرنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں.

ر اس لیے بھی کہ عورت کا اس رشتہ کو منظور کرنے میں گناہ و ظلم پر معاونت کرنا ہے.

سوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

"فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ جس عورت کی منگنی ہو چکی ہو اور اس کی منگنی کا علم ہو چکا ہو اور رشتہ منظور ہونے کا علم ہو جائے تو کسی دوسرے شخص کا اسے شادی کا پیغام دینا حرام ہے" انتہی

یۃ (248/12).

اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (115904) کے جواب میں گزر چکا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

ی صورت :

سرے شخص کو منگنی کا علم نہ ہو؛ تو اس صورت میں اس کے لیے منگنی کا پیغام دینے میں کوئی حرج نہیں.

سوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

متعلق علم نہ ہو کہ اس کی منگنی ہو چکی ہے یا نہیں، اس سے منگنی کرنے والے کا رشتہ قبول کر لیا گیا ہے یا رد کر دیا گیا ہے، تو جو شخص اس کی منگنی کا علم نہیں رکھتا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اسے شادی کا پیغام دے، کیونکہ اصل میں مباح ہے، اور پیغام دینے والا جہالت کی بنا پر معذور ہے" انتہی

یۃ (196/19).

اسی طرح جس عورت کی منگنی ہو چکی ہے اس کے لیے یا اس کے ولی کے لیے دوسرا رشتہ قبول کرنے یا رد کرنے میں کوئی حرج نہیں.

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

لال یا حرام ہونے میں منگنی کے جواب میں عورت بھی مرد کی طرح ہے؛ کیونکہ منگنی عقد کے لیے ہے، تو یہ دونوں اس کی حلت اور اس کی حرمت میں مختلف نہیں" انتہی

ی (112/7).

ر الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

" منگنی کے لیے آنے والے شخص کو جواب دینے کا عورت اوراس کے ولی کے لیے حلال اور حرام ہونے میں اس منگنی کا پیغام دینے والے کی طرح ہی ہے " انتہی

یۃ (194/19).

ِ کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر جب عورت دیکھے کہ اس کے لیے دوسرا رشتہ زیادہ مناسب اور بہتر ہے اور خاص کر جب دوسرا صالح اور دین والا ہو اور پہلا ایسا نہیں تو اسے قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور پھر پہلے سے اپنی منگنی ختم کر دے.

سرا رشتہ قبول کرنے کے لیے پہلی منگنی ختم کرنا شرط نہیں ہے؛ کیونکہ منگنی کوئی لازمی عقد نہیں.

سعودی عرب میں فتاوی کمیٹی سے پوچھے گئے سوالات میں یہ بھی شامل ہے کہ :

نے ایک عورت کا رشتہ اس کے والدین سے مانگا، تو انہوں نے ہاں کر دی، اور پھر وہ شخص ایک برس یا اس سے زیادہ کے لیے سفر پر چلا گیا، پھر ایک اور شخص نے اس عورت کا رشتہ طلب کیا تو کیا والدین اس دوسرے شخص کا رشتہ قبول کریں یا نہ کریں ؟

یٹی کا جواب تھا :

اگر عورت کے والدین نے پہلے شخص کے ساتھ صرف منگنی کی تھی، تو عورت کے والدین کو حق حاصل ہے کہ اگر وہ اپنی بیٹی کی اس میں مصلحت دیکھتے ہیں اور وہ بھی راضی ہوتی ہے تو دوسرا رشتہ قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں " انتہی

ء (171/18).

مزید آپ سوال نمبر (131363) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

ت پر واجب ہے کہ جب اس کے ایک سے زائد رشتے آئیں تو اسے حسن اخلاق اور دین مستقیم والا شخص کو اختیار کرنا چاہیے.

مزید آپ سوال نمبر (69964) اور (126914) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

144120